شمر ذی الجوشن اور حر بن یزید اپنے دستے کے افراد کو ساتھ لے کر حضرت حسینؓ کے قافلہ کی جانب دوڑے تاکہ ...... حضرت حسینؓ اور آپ کے اہلِ خاندان کی مدد کریں"۔ (ص - ۱۲)

اس مبحث کے نتیجے میں پیدا کردہ نکتہ یہ ہے کہ "اس اندوہناک حادثہ کو مدّتوں بعد اسلام و کفر کی جنگ اور فسق و فجور کے خلاف عظیم ترین جہاد کا رنگ دے کر کسی بھی قائم شدہ نظامِ حکومت کے خلاف خروج کے لیے استعمال کیا جانے لگا"۔ (ص - ۱۳) گویا حضرت خطیب صاحب کا مقصد یہ ہے کہ کفر و استبداد پر قائم ہونے والی یا فسق و فجور پھیلانے والی حکومتوں کے بارے میں مسلمان آرام سے رہیں، ان سے کوئی تعرض نہ کریں۔ اس سلسلے میں اگر تاریخ سے کوئی نظیر آیات و احادیث کی مطابقت میں ملتی ہو تو اُسے ہرگز ہرگز استعمال نہ کریں۔

حضرتِ والا! صدیوں پہلے کی تاریخ کے بارے میں آپ اپنے سامعین یا مصروف قارئین کو جو نقشہ چاہیں دکھا سکتے ہیں، مگر تاریخ کو اپنے رنگ میں رنگنے سے تاریخ نہیں بدلتی۔ یزید کی غیر اسلامی عجمیت زدہ حکومت (جو خلافت علی منہاجِ نبوت بہرحال نہ تھی)، کسی بھی طرح تقدس کا مقام نہیں پا سکتی۔ اور نہ امام حسینؓ کا درجہ آپ جیسے حضرات کی علمیت لپیٹ کر سکتی ہے۔ بہتر ہے کہ قدیم تاریخی واقعات سے زیادہ اہم آپ احکامِ کتاب و سنّت کو قرار دیں اور اعتقادات کے ساتھ ساتھ اخلاقیات، سیاسیات اور معاشیات کے اسباق بھی لوگوں تک پہنچائیں۔ جھگڑوں، بحثوں والے موضوعات سے زیادہ اہم اور زیادہ تعداد میں متفق علیہ اوامر و نواہی ہیں۔ اُن کو وعظوں اور تحریروں میں بیان فرمائیں۔

سیاحت نامہ | از جناب ماہر القادری مرحوم۔ مرتبہ: جناب طالب ہاشمی۔
ناشر: حسنات اکیڈیمی - ۱۹ - سی منصورہ - لاہور ۱۸ - اچھی طباعت، مضبوط جلد، خوبصورت سرورق کے ساتھ ۳۰۴ صفحے کی کتاب کی قیمت ۴۰/- روپے

ہمارے مرحوم بھائی ماہر القادری کی زندگی کا بڑا حصہ سفر میں گذرا۔ مشاعروں کے لیے بہت سے سفر۔ اور پھر یہ افریقہ، یورپ، مشرقِ وسطیٰ اور حجاز کے لمبے لمبے سفر، تاآنکہ

ارضی زندگی کا سفر ختم ہو گیا۔

اِس شاندار معلوماتی اور ادبی کتاب کو پڑھتے ہوئے میں نے جو اشارات شروع کے خالی صفحات میں لکھے ہیں اگر ان کی طرف ذرا بھی دھیان دوں تو کم از کم چار صفحے کا نوٹ لکھنا شاید کفایت کر سکے۔ ماہر صاحب بہت بڑے شاعر و ادیب، بہت شریف انسان، بڑے محبت کیش دوست اور فطرت اور انسان دونوں کی تجلیات کو دل و نگاہ سے اخذ کر کے دوسروں تک پہنچانے والے خدا پرست تھے۔ ایسے آدمی کی تحریر کوئی معمولی چیز نہیں۔ کتنے ہی تو لفظ اور جملے میں نے منتخب کیے۔ مختصر یہ کہ وہ جہاں گئے، مناظر فطرت کو خوب دیکھا، تاریخی اور تمدنی معلومات حاصل کیں۔ عجائب سے استفادہ کیا، رنگارنگ کھانوں سے نہ صرف دل کھول کر لطف اندوز ہوئے، بلکہ لفظوں کے دسترخوان بچھا کر عجیب و غریب ماکولات و مشروبات کو ان پہ جمع کر کے دکھایا، طرح طرح کی شخصیتوں کی تجلیات دیکھیں، ہر جگہ کی دینی سرگرمیوں اور دینی مراکز، دینی انجمنوں اور مسجدوں پہ خاص توجہ دی۔ اسی کے ساتھ اُردو زبان اور شعر و شاعری کے بارے میں ان کی دلچسپیاں افراد اور مجالس پہ مرکوز ہوتی رہیں۔ اور خاص خاص شہروں کے متعلق بہت تفصیل سے ادبی مصوری کی ہے۔ آدمی ان کے سفرنامے کو پڑھتے ہوئے خود کو بھی حالتِ سفر میں محسوس کرتا ہے۔

چند دلچسپ باتیں: ماہر صاحب نے لکھا ہے کہ سانپوں کی ڈھائی ہزار قسمیں ہیں (ص ۔ ۵۶) ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے گھر کی سیڑھیاں ۱۱۲ ہیں (ص ۱۲۰)۔ پیرس کے مرکزی چوک سے ۱۲ سڑکیں نکلتی ہیں۔ (ص ۔ ۱۲۱)۔ ایفل ٹاور دو فرلانگ اُونچا ہے۔ (ص ۔ ۱۲۱)

ایک مختصر تاثر میں ضرور بیان کرنا چاہتا ہوں، جو اس کتاب کو پڑھتے ہوئے پیدا ہوا کہ مرحوم ماہر القادری نے شرافت و پاکیزگی کی حدود میں زندگی کا رَس خوب اچھی طرح نچوڑا، پیا اور پلایا۔

ایک جگہ ماہر صاحب نے لکھا ہے ازار بند ڈھلنے "اکڑی کیا" "ازار (؟)" کافی نہ تھا؟

طالب ہاشمی کا بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ماہر القادری کی شخصیت کے نہایت دلچسپ مرقعے کو ہم تک پہنچایا۔